Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
August 31, 2026

The Prophetic Methodologies of Youth Training: An Analytical Study in the Light of the Books on Prophetic Ethics

نوجوان نسل اور تربیت نبوی کے اسلوب (کتب اخلاق نبوی کی روشنی میں)

Dr. Abdul Jabbar
Assistant Professor, Minhaj University, Lahore

Dr. Muhammad Afzal
Assistant Professor, Al Ghazali University, Karachi

Abstract

The moral and character development of the younger generation is one of the most significant challenges facing contemporary Muslim societies. The life and character of the Prophet Muhammad (peace and blessings be upon him) provide a comprehensive and timeless model for individual and social development. This study examines the Prophetic methodologies of youth training through an analytical study of selected works on Prophetic ethics. It first explores the linguistic and terminological meanings of *khuluq* (ethics/character) and highlights its significance in the formation of human personality. The study then reviews selected classical and contemporary works on Islamic and Prophetic ethics and identifies the major moral principles emphasized in these sources. Particular attention is given to the Prophetic approach to character building, including truthfulness, honesty, patience, forgiveness, mercy, humility, justice, generosity, self-restraint, respect for others, compassion toward children and the weak, good treatment of neighbors, and responsible social conduct. The study demonstrates that Prophetic training was not confined to verbal instruction; rather, it combined exemplary conduct, practical demonstration, moral guidance, spiritual purification, and the development of inner character. The findings indicate that adopting these Prophetic principles can contribute significantly to the moral, spiritual, personal, and social development of young people and can provide an effective framework for addressing contemporary moral challenges.

Keywords: Prophetic Training, Youth Development, Prophetic Ethics, Moral Education, Character Building, Islamic Ethics, Seerah, Moral Development

رسول اکرم کے اخلاق، کردار کا صاف وشفاف آئینہ عہد حاضر میں ہر انسان کی سب سے بڑی ضرورت ہے تاکہ وہ اس آئینہ میں اپنی زندگی کا حقیقی چہرہ دیکھے اور اس کے مطابق اپنی تباہ حال اور پریشان کن زندگی کو بدلنے کی کوشش کرے آپ کی زندگی ہی ہمارے لئے اسوہ اور نمونہ ہے۔ وانک لعلی خلق عظیم کے کلی خطاب سے جس طرح ہر انسان سمجھ سکتا ہے کہ اخلاق رسول کسی ایک شعبہ حیات سے مخصوص نہیں بلکہ ہر شعبہ حیات میں اخلاق رسول حرف آخر کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی طرح لقد کان لکم رسول اللہ اسوۃ حسنہ کا عمومی خطاب ہر انسان کو بار آور کرا رہا ہے کہ آپ کی سیرت کسی ایک دور حیات سے مخصوص نہیں ہے بلکہ ہر دور کے افراد

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
August 31, 2026

کے لئے رسول اللہ کی زندگی اسوہ اور نمونہ ہے۔ جس اخلاق رسول کی ضوفشانی نے عرب کے ضلالت و گمراہی سے بھرپور تاریک ماحول ہیں انقلاب برپا کر دیا۔اس میں آج بھی اتنی قوت وطاقت موجود ہے جو اس مردہ معاشرے کے جسم میں نئی روح پھونک دے۔

کتب اخلاقیات کی روشنی میں نوجوان نسل کی اصلاح و تربیت کے لئے نبوی اسلوب بیان کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ اخلاق کی بنیادی تعریف اور مباحث کا ذکر کر دیا جائے۔

لفظ خلق عربی زبان سے ماخوذ ہے،اس کے حروف اصلی خ،ل،ق ہیں۔اس کا معنی طبعیت اور عادت ہے۔ خلق اس طبعیت کا نام ہے جس پر انسان کی پیدائش ہوئی ہو وہ انسان کے اندر راسخ ہو یعنی اخلاق ایسی عادت کا نام ہے جس کے ذریعے انسان بغیر کسی تردد کے اپنے کام سرانجام دے سکے۔(1)

امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں:

الخلق والخلق فی الصل واحد ، لکن خص الخلق بالھیئات ولاشکال والسدر المدرکه ، وخص ا؛خلق بالقوی والسجایا والمدرکه البصیرة (2)

امام رازی سورۃالقلم کی آیت انک لعلی خلق عظیم کی تفسیر میں اخلاق کا معنی یوں بیان کرتے ہیں:

الخلق ملكة نسفانية يسهل على المتصف بها التيان باالفعال الجميلة واعلم ان الاتيان بالافعال الجميلة غير و سهولة الاتيان بها غير فالحالة التى باعتبار ها تحصل تلك السهولة هى الخلق (3)

خلق نفس کے اس ملکہ اور استعداد کو کہتے ہیں جو آدمی اس کے ساتھ متصف ہو اس پر افعال جمیلہ / خصائل حمیدہ کو بجالانا آسان ہو جائے اور جان لو کہ اچھے افعال کا بجا لانا الگ چیز ہے تو وہ حالت جس میں افعال جمیلہ سہولت سے سرزد ہوں نہ کہ بتکلف تو اس کا نام خلق ہے۔

امام غزالی خلق کی تعریف میں فرماتے ہیں:

فالخلق عبارة عن هيئة فى النفس راسخة عنها تصدر بسهولة و يسر من غيرحاجة الى فكرو روية (4)

خلق نفس میں پائی جانے والی وہ ہیئت راسخہ ہے جس کی وجہ سے اعمال سہولت اور آسانی سے ادا ہوں۔ غور و فکر کی ضرورت نہ رہے اگر وہ ہیئت ایسی ہو کہ اس سے وہ افعال سرزد ہوں جو عقلی اور شرعی طور پر خوبصورت اور پسندیدہ ہیں تو اسے حسن خلق کہا جاتا ہے۔اور اگر اس سے افعال قبیحہ صادر ہوں تو اسے، خلق بد کہا جاتا ہے۔

پیر کرم شاہ الازھری اپنے ایک مقالے میں خلق کی تشریح ان الفاظ میں کرتے ہیں:

وہ اعمال جو کسی سے اتفاقا صادر ہوتے ہیں یا کسی وقتی جذبہ یا عارضی جوش سے ان کا ظہور ہوتا ہے وہ خواہ کتنے اعلی اور عمدہ ہوں انھیں خلق نہیں کہا جائے گا خلق کا اطلاق انہی خصائل وعادات پر ہو گا جو پختہ ہوں جن کی جڑیں قلب وروح میں بہت گہری ہوں انہی غیر متزلزل اور پختہ صفات پر معاشرے کا ہر نوجوان اپنی کامیاب

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

زندگی گزار سکتا ہے۔انہی پر اعتماد کر کے قومی ترقی اور اصلاح کے منصوبے بنائے جاسکتے ہیں۔(5)

امام جرجانی اخلاق کی تعریف میں لکھتے ہیں:

الخلق بعبارة عن هيئة للنفس راسخة تصدر عنها الافعال بسهولة (6)

معلوم ہوا کہ اخلاق اس عادت یا خصلت کا نام ہے جو انسانی طبعیت میں رچ بس گئی ہو انسان کی بلا تکلف عادت بن گئی ہو۔اخلاق سے مراد وہ عادات اور معمولات ہیں جن پر انسان بغیر کسی تکلف کے عمل پیرا ہو۔

علامہ ابن منظور خلق کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

الخلق والخلق : السجية وهو الدين والطبع و حقيقية انه لصورة الانسان الباطنة وهى نفسه واوصافها و معانيها المختصة بها بمنزلة الخلق لصورتها الظاهرة و اوصافها و معانيها

خلق اور خلق کے معنی فطرت اور طبعیت کے ہیں۔انسان کی باطنی صورت کو مع اس کے اوصاف اور مخصوص معانی کے خلق یا خلق کہا جاتا ہے جیسے اس کی ظاہری شکل وصورت کو خلق کہا جاتا ہے۔

خلق انسان کی نفسانی خصوصیات کو کہا جاتا ہے بالکل اسی طرح جیسے خلق انسان کے بدن کی صفات کو کہا جاتا ہے۔خلق کے معنی طبعیت، مروت اور عادت کے ہیں۔

اہل لغت نے خلق کے معنی طور طریقے سے بھی کیا ہے۔خلق ظاہری شکل وصورت اور خلق باطنی اور داخلی ونفسانی شکل وصورت کو کہتے ہیں۔(7)

بطور استشہاد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی دعا پیش خدمت ہے:

اللهم حسنت خلقى فحسن خلقى (8)

اے اللہ میرے خلق کو بھی اس طرح بہتر بنادے جس طرح میرے خلق کو آپ نے بہتر بنایا ہے۔

امام ماوردی اخلاق کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں:

غرائز كامنة ، تظهر باالختيار ، و تقصر با الاضطرار (9)

ایسے پوشیدہ اوصاف جو اختیاری طور پر ظاہر ہوتے ہیں اور انہیں زبردستی نہیں دبایا جاسکتا ہے۔

وارث ہندی کے مطابق اخلاق سے مراد عادتیں، خصلتیں، خوش گوئی، ملنساری، کشادہ پیشانی سے ملنا، خاطر مدارت، آؤ بھگت ہے۔

سید احمد دہلوی لکھتے ہیں:

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

علم الاخلاق سے مراد وہ علم ہے جس میں معاد و معاش، تہذیب نفس، سیاست مدن کی بحث ہو سب شامل ہیں۔(10)

سید سلیمان ندوی فرماتے ہیں:

اخلاق در حقیقت انسانوں کے باہمی تعلقات میں خوش نیتی اور اچھائی برتنے، کا نام ہے۔ یا یوں کہیے کہ ایک دوسرے پر جو انسانی فرائض عائد ہیں ان کو ادا کرنے کو کہتے ہیں(11)

محمد آصف محسنی اخلاق کی تعریف کے ذیل میں لکھتے ہیں:

حقیقت میں انسان کی باطنی صورت یعنی نفس انسانی اور اس کے اوصاف کا نام خلق ہے اور خلق کا معنی انسان کی ظاہری صورت اور اس کے ظاہری اوصاف ہیں اب یہ لفظ خلق ہو یا خلق دونوں کچھ اوصاف حسنہ اور اوصاف قبیحہ کا پتا دیتے ہیں اس لئے کہا گیا ہے کہ حسن خلق نفس کے لئے اور حسن الخلق بدن کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

(12)

محسنی اخلاق کی تعریف مختصر الفاظ میں یوں کرتے ہیں:

نفس کو سنوارنے میں اس کی ایسی صحیح تربیت کرنا جس سے اس کی تمام صلاحیتیں دین کے زیر سایہ آجائیں۔(13)

اس کو یوں بھی بیان کیا جاسکتا ہے:

نفس کے اچھے ملکات کو صحیح طور پر پہچانااور اخلاقی فضائل کو برے ملکات ورزائل سے الگ کرنا نیز اچھے ملکات کو اپنانااور بندگی کی نیت سے برے ملکات سے بچنا۔[14]

عبداللہ شبر اخلاق حسنہ کے بنیادی اصول کے بارے میں لکھتے ہیں:

فاذا امہات الاخلاق الحسنه والجميلة و اصولها اربعة : الحكمة ، والشجاعة ، والعفو والعدل (15)

عبداللہ شبر مزید فرماتے ہیں:

جس طرح باطنی صورت کے اخلاق ہیں اسی طرح ظاہری صورت کے بھی اخلاق ہیں ظاہری صورت کے اخلاق اس وقت تک نہیں بدل سکتے جب تک باطنی صورت میں تغیر واقع نہیں ہو جاتا۔

اخلاق کے متعلق بنیادی معلومات کے بعد ضروری ہے کہ اخلاقیات پر لکھی گئی کتب کا اجمالی جائزہ لیا جائے بعد میں چند اہم کتب کے مندرجات کو تفصیل سے بیان کیا جائے گا۔ اس موضوع پر محدثین نے کتاب الزہد کے نام سے کتب تصنیف کیں جن میں امام احمد بن حنبل، امام وکیع بن الجراح، عبداللہ ابن مبارک، اور ھناد بن السری کی کتب زہد پر بنیادی مصادر میں شامل ہوتی ہیں: الجاحظ کی تہذیب الاخلاق، ابن قتیبی کی عیون الاخبار بھی اخلاقیات کے حوالے انتہائی اہم کتب سمجھی جاتی ہیں

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

۔فلاسفہ نے بھی اس موضوع پر اہم کتب تصنیف کی ہیں جن میں یعقوب بن اسحاق الکندی کی القول فی النفس، ابو بکر ارازی کی الفقراء والمساکین، حکیم ترمذی کی الریاضۃ وادب النفس، ابو نصر فارابی کی آراء اھل المدینۃ الفاضلہ، اور آداب الملوکیۃ، ابن مسکویہ کی تہذیب الاخلاق، ابن سینا کی رسالۃ فی الحکمۃ، ابن ماجہ اندلسی کی کتاب النفس، ابن الطفیل کی رسالہ فی النفس، ابن رشد کی فصل المقال فیما بین الشریعۃ والحکمۃ زیادہ مشہور ہیں۔امام بخاری کی ادب المفرد، ابن ابی الدنیا کی مکارم الاخلاق، اخلاص، الحزن والشفقۃ، ذکر الموت، الغضب، الرضا عن اللہ، الصمت، وآداب الغیبۃ والنمیمۃ، القناعۃ، الصمت وآداب اللسان، جیسی اہم کتب اس موضوع پر تصنیف کی ہیں۔ابو بکر الخرائطی کی اخلاق العلماء، اور اخلاق حملۃ القرآن، ابن حزم اندلسی کی الاخلاق والسیر فی مداوۃ النفوس، ابوالحسن الماوردی کی ادب الدین والدنیا، اور ابو بکر حسین الآجری نے اخلاق العلماء جیسی گراں قدر کتب لکھیں۔معاصر اہل علم نے محمد بن صالح العثیمین کی مکارم الاکلاق، حفظ الرحمن سوہاوری کی اخلاق اور فلسفہ اخلاق، مولانا خلیق احمد کی معاشرتی آداب واخلاق، زمان حسن صدیقی کی اسلام کی اخلاقی تعلیمات، منشی عبدالرحمن کی اسلامی اخلاق وآداب اخلاقیات کے موضوع پر اہم تصنیف ہیں۔

اخلاق کے متعلق کتب کے تجزیاتی مطالعے کے لئے میں نے عربی، فارسی اور اردو زبان میں لکھی گئے چند اہم کتب کو تجزیاتی مطالعے کے لئے منتخب کیا ہے۔

الاخلاق

اس کتاب کے مصنف سید عبداللہ شبر ہیں یہ کتاب دار المتضی، بیروت سے 2004 میں شائع ہوئی ہے۔اس کتاب کے شروع میں حضور نبی کریم کے اخلاق وشمائل کو بیان کیا گیا ہے۔اسلام اور قرآن مجید کی روشنی میں اخلاق کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔اس کتاب میں اس چیز کو بیان کیا گیا ہے کہ ظاہر کی تطہیر سے پہلے باطن کی تطہیر ضروری ہے۔امام زین العابدین کے رسالہ الحقوق کی روشنی میں جوارح کے آداب کو بیان کیا گیا ہے۔مجلس کے آداب، معاشرہ اور افراد کے حقوق کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔دوستوں کے حقوق، ہمسایوں اور رشتہ داروں کے حقوق کو بھی بیان کیا گیا ہے۔اولاد، والدین اور اقرباء کے حقوق کو بھی بیان کیا گیا ہے۔زبان اور اس کی آفات کو بھی بیان کیا گیا ہے۔غضب اور اس کے نقصانات اور اس سے بچنے کے طریقوں کو قرآن وسنت کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔حسد اور اس کے معاشرے پر اثرات کو بیان کیا گیا ہے۔ریاکاری اور اس کی اقسام کو بھی بیان کیا ہے۔فلاسفہ کے اقوال کو بھی درج کیا ہے۔عجب پسندی، تکبر، دنیا کی مذمت، حب جاہ اور اس کا علاج، توبہ اور اس کے فضائل، صبر اور اس کی اقسام، نعمتوں پر شکر بجالانا، زھد، امانت، تزکیہ نفس، تفکر، اور اس کے نوجوان پر اثرات، طول الامل کے مفاسد کو بیان کیا گیا ہے۔اس کتاب میں قرآن وسنت کے علاوہ آئمہ اہل بیت کے اقوال کو بھی درج کیا گیا ہے۔مصنف اخلاق کی حقیقت کے بارے میں لکھتا ہے:

وليس الخلق عبارة عن الفعل ، فرب شخص خلقه السخاء ، ولا يبذل اما لفقد المال اولمانع آخر ،

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

وربما يكون خلقه البخل يبذل لباعث اورياء ، ولا عبارة عن القدرة لان نسبة القدرة الى ضدين واحدة ، ولا عن المعرفة فان المعرفة تتعلق بالجميل والقبح جميعا على وجه آحد ، بل هو عبارة عن هيئة النفس و صورها الباطنة. (16)

حسن خلق صرف ظاہری عمل کا نام نہیں ہے، کیوں کہ بہت سے لوگوں کی عادت سخاوت کی ہوتی ہے لیکن وہ مال کے نہ ہونے یا کسی عارضی رکاوٹ کی وجہ سے خرچ نہیں کر پاتے۔ اسی طرح بعض لوگوں کی عادت بخل کی ہوتی ہے، مگر وہ کسی محرک ذاتی غرض یا ریاکاری کی بناپر خرچ کر دیتے ہیں۔ اور اسی طرح خلق نہ تو محض قدرت کے ہونے کا نام ہے، کیوں کہ قدرت کی نسبت دونوں متضاد کاموں (اچھا اور برا، یا کرنا اور نہ کرنا) کی طرف یکساں ہوتی ہے۔ اور نہ ہی یہ محض علم و معرفت کا نام ہے، کیوں کہ علم کا تعلق اچھے اور برے دونوں امور سے یکساں طور پر ہوتا ہے۔ بلکہ خلق سے مراد نفس کی وہ باطنی کیفیت اور اندرونی ہیئت ہے جس پر انسان کا کردار قائم ہوتا ہے۔

مصنف نے اخلاق کی بنیادی صفات کا بھی ذکر کیا ہے ان میں حکمت، شجاعت، عفو اور عدل کو بنیادی اور امہات میں شامل کیا ہے۔

مصنف کتاب کے آخر میں لکھتا ہے:

جس طرح باطنی صورت کے اخلاق ہیں اسی طرح ظاہری صورت کے بھی اخلاق ہیں۔ ظاہری صورت کے اخلاق اس وقت تک نہیں بدل سکتے جب تک باطنی صورت میں تغیر واقع نہیں ہوتا۔ (17)

الاخلاق فی الاحادیث المشترکہ بین السنۃ والشیعۃ

اس کتاب کے مصنف علی المختاری ہیں یہ کتاب مرکز التحقیقات والدراسات العلمیہ، المجمع العالمی للتقریب بین المذاہب الاسلامیہ، قم، سے 2005 میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں مصنف نے اہل سنت اور اہل تشیع کے حدیثی منابع سے اخلاق کے متعلق احادیث کو جمع کیا ہے۔ اس میں مصنف نے درج ذیل موضوعات کا احاطہ کیا ہے: ابتلاء، اخلاص، احسان، اخوت، ادب، استعاذہ، استغفار، استقامت، کھانا کھلانا، امانت، بشاشت، بکاء، عمل میں ترغیب، واجتھاد، تسبیح، تقوی اور ورع، تھجد م قیام اللیل، توسل، تواضع، توبہ، توکل، جود و کرم، حلم، حیاء، ذکر، رجاء، حسن ظن کے متعلقہ احادیث اور آئمہ اہل بیت کے اقوال کو درج کیا ہے۔ اس کتاب میں اخلاق کے متعلق 1854 احادیث کو بیان کیا ہے۔

العلاقۃ مع الآخر ضوء الاخلاق القرآنیہ

اس کتاب کے مصنف محمد الناصری ہیں۔ یہ کتاب دار الھادی، بیروت لبنان میں 2009 میں پہلی دفعہ شائع ہوئی۔ اس کتاب میں قرآن کی روشنی میں اخلاقی مسائل

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
August 31, 2026

کو بیان کیا گیا ہے خاص طور پر ان اخلاقی مسائل کی بابت بیان کیا گیا ہے جن کا تعلق معاشرے کے دوسرے افراد کے ساتھ ہے۔ جیسے مساوات، انسانی تکریم و حریت اور حقوق و فرائض کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ جہاد کی فرضیت اور اس کے متعلق شبہات کو دور کیا گیا ہے۔ قرآن کی روشنی میں عمل کا معیار، فضائل اخلاق کے محاسن اور رزائل اخلاق کے نقصانات، قرآنی اخلاق کے خصائص جیسے عدل، رحمت، امانت، وفا، عفو، خیر پر تعاون۔ مسلمانوں کے علاوہ یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ اخلاقی امور کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں اس بات کا بھی جائزہ لیا گیا ہے کہ مسلمانوں کے دوسری تہذیبوں اور مذاہب کے ساتھ کس قسم کے اخلاق ہونے چاہییں۔

اخلاق بین جدلیۃ الدین والفلسفہ عند صدر الدین شیرازی

اس کتاب کو الدکتور شیخ شبہ الفقیہ نے لکھا ہے یہ کتاب دار الھادی، بیروت لبنان، میں 2007 میں پہلی مرتبہ شائع ہوئی۔ مصنف نے اس کتاب میں صدر الدین شیرازی کے اخلاق کے متعلق نظریات کو قلمبند کیا ہے۔ اخلاق جہاں مذہب کا موضوع رہا وہاں اس کو فلسفہ میں بھی بڑی اہمیت دی جاتی رہی ہے۔ یونانی فلاسفہ نے بھی علم الاخلاق پر کتب تصنیف کی ہیں جیسے ارسطو نے اخلاق کے نام سے کتاب تصنیف کی ہے۔ اس کتاب میں مذہب اور فلسفہ کی روشنی میں علم الاخلاق کو واضح کیا گیا ہے۔ اور فلسفہ کی مباحث کے ساتھ تقابل بھی کیا گیا ہے۔ قرآن و سنت اور آئمہ اہل بیت کے اقوال کی روشنی مین فلسفہ اخلاق کو واضح کیا گیا ہے۔ اس میں خیر و شر، فضائل، رزائل، لذت، الم، سعادت، شقاوت جیسے موضوعات کو فلسفہ اور قرآن کی روشنی میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ مسلم فلسفہ میں خاص طور پر ابو یوسف یعقوب بن اسحاق الکندی، ابو بکر محمد بن زکریا الرازی، ابو نصر فارابی، اخوان الصفاء، ابن مسکویہ، ابن سینا، ابو جعفر نصیر الدین الطوسی کے اخلاق کے متعلق نظریات کو بیان کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ امامیہ، معتزلہ اور اشاعرہ کے اخلاق کے متعلق نظریات کو بھی ڈسکس کیا گیا ہے۔ صوفیاء فلاسفر میں شہاب الدین سہروردی، ابن عربی کے افکار کی روشنی میں اخلاقیات کے متعلقہ مسائل پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یونانی فلاسفہ میں فیثا غورث، سقراط، بقراط، افلاطون، ارسطو کے اخلاق کے متعلق نظریات و افکار کو بیان کیا گیا ہے۔

الحنین الی اخلاق المسلمین

اس کتاب کے مصنف عبد المنعم الہاشمی ہیں یہ کتاب پہلی مرتبہ مکتبہ المنار الاسلامیہ، قاہرہ سے 2004 میں شائع ہوئی۔ اس کتاب کے دس حصے ہیں۔ اس کے پہلے حصے میں اخلاق، ادب، حکمت، انفاق، رزق حلال اور الفت کو بیان کیا گیا ہے۔ اس کے دوسرے حصے میں صالحیت، استقامت، اغاثہ، اتباع، احسان، القوی الامین،

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

اور صراحت کو بیان کیا گیا ہے۔ مصنف نے محاسن فضائل میں نماز، روزہ، صدقہ اور حکمت کو بیان کیا ہے۔ جبکہ رزائل میں سکر، کذب، نفس امارہ کو بیان کیا ہے۔

(18)

ادب کو تین انواع میں تقسیم کیا ہے اللہ کے ساتھ ادب، رسول اللہ کے ساتھ ادب، اور مخلوق کے ساتھ ادب کتاب کے تیسرے حصے میں انصاف، امر بالمعروف ونہی عن المنکر، فراست وبصیرت، حدیث ایمان، اجازت طلبی، کو بیان کیا ہے۔

چوتھے حصے میں حلم، تبشیر، الحزر، لغو سے اعراض، صوت الخفیض، کو بیان کیا ہے۔ پانچویں حصے میں حلم، تلاوت قرآن، محبت، الرجولۃ اور امانت کو بیان کیا ہے۔ چھٹے حصے میں خوف، جود و کرم، تقوی، ہمت، رجا، حسن معاشرہ اور ہمسایوں کے حقوق کو بیان کیا ہے۔ ساتویں حصے میں الزھد، خشوع، حسن ظن اور الفت کو بیان کیا ہے۔ آٹھویں حصے میں عزت، رحمت صمت اور حفظ اللسان، کتمان السر، وفاء صلہ رحمی، مساوات وعدل کو بیان کیا ہے۔ نویں حصے میں نماز، شجاعت، سکینت، اعذار والصفح، اور شھامت کو بیان کیا ہے۔ دسویں حصے میں رضا، مزح وسرور، نصیحت، مصائب کا دور کرنا۔ علم اور غیرت کے متعلقہ اخلاقی صفات کو بیان کیا ہے۔ مصنف نے ہر موضوع کے متعلقہ پہلے قرآنی آیات، پھر حدیث مبار کو بیان کیا ہے۔

مکارم الاخلاق

رضی الدین الحسن بن فضل الطبرسی اس کتاب کے مصنف ہیں۔ اس کتاب کا فارسی زبان میں ترجمہ لطیف راشدی نے کیا ہے۔ اس کو صبح پیروزی ناشر نے 1392 میں تیسری مرتبہ شائع کیا ہے۔ اس کتاب کے پہلے باب میں اخلاق کے بنیادی تصورات اور حضور نبی کریم کے اخلاق وشمائل کو بیان کیا گیا ہے۔ دوسرے باب میں صفائی، طہارت، اور لباس کے متعلق اخلاقی امور کو بیان کیا گیا ہے۔ اس باب کی تیسری فصل میں کھانے پینے کے آداب کا ذکر ہے۔ آٹھویں باب میں نکاح اور ازدواجی زندگی کے حقوق وفرائض کا ذکر ہے۔ اس کے علاوہ اس میں دعا و مناجات کا بھی ذکر ہے۔ گیارھویں باب میں آداب مریض اور اس کی عیادت کا ذکر ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں حضرت امام زین العابدین کے رسالہ حقوق کا ذکر ہے۔ حضور نبی کریم کی منع کردہ اشیاء کا بھی اس میں ذکر ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو کی گئی وصایا کا بھی ذکر ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کے کیے گئے خطبات اور نصائح کا بھی ذکر ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ کو کی گئی وصیتوں کا بھی ذکر ہے۔ اس کتاب میں احادیث مبارکہ کے علاوہ اقوال آئمہ اہل بیت کا ذکر ہے بھی ہے۔ فضائل اخلاق اور رزائل اخلاق کے جملہ امور کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
August 31, 2026

اخلاق النبی وآدابہ

حافظ محمد اصبہانی ابوالشیخ اس کتاب کے مصنف ہیں اس کتاب کی تحقیق حسین اسد الدارانی نے کی ہے۔ یہ کتاب دار التوحید للنشر، الریاض سے 2017 سے پہلی مرتبہ شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ طوالہ وسلم کے اخلاق و آداب کا ذکر ہے۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ بھی دستیاب ہے۔ کتاب کے شروع میں حسن خلق رسول اللہ کو بیان کیا گیا ہے۔ اس میں احادیث مبارکہ کا بھی ذکر ہے۔ حسن خلق میں آپ کے اخلاق کریمانہ میں عفو، جود وسخا، شجاعت، تواضع امت کے ساتھ رفق ونرمی، غیض وغضب کو کنڑول کرنا حلم مزاح انداز گفتگو، مجلس کے آداب، آداب لباس اور آپ کے شمائل کا ذکر ہے۔ کھانے کے آداب، پسندیدہ غزائیں پانی پینے کے آداب، زھد وایثار، عبادت وریاضت کا ذوق وشقو بیان کیا گیا ہے۔ کتاب کے آغاز میں حسن خلق رسول کو اجمالا ذکر کیا ہے۔

ما ذكر من حسن خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم و كرمه ، و كثرة احتماله ، و شدة حيائه ، و عفوه ، وجوده ، وسخائه ، و شجاعته ، و تواضعه ، و صبره على المكروه ، و اغضائه ، و اعراضه ، و رفقه بامته ، و كظمه الغيض ، و حلمه و كثرة تبسمه و سروره ، و مزاحه ، و بكائه ، و حزنه ، و منطقه ، ا الفاظه ، و قوله عند قيامه ، من مجلسه ، مشيه ، والتفاته ، و ذكرمحبة الطيب ، ت تطيبه ، و ذكرقميصه و جبته ، و شكره ربه عنف لبسه. (19)

حسن اخلاق کو بیان کرنے کے بعد اخلاق کے متعلقہ بیس احادیث کا بھی ذکر ہے۔۔ اس کتاب میں 892 روایات بیان کی گئی ہیں جن کا تعلق اخلاق وشمائل نبوی سے ہے۔ مصنف نے اخلاق وشمائل کو 120 ابواب میں ذکر کیا ہے۔

اخلاق النبی فی القرآن والسنۃ

اس کتاب کے مصنف عبدالستار فتح اللہ سعید ہیں۔ یہ کتاب دار الغرب الاسلامی، بیروت سے 1999 میں شائع ہوئی۔ مصنف نے اس کتاب کے مقدمہ میں اخلاق کی لغوی واصطلاحی تعریف، اسلام میں اخلاق کی اہمیت وفضیلت، قرآن بطور مصدر اخلاق، حضور نبی کریم کی اخلاق کے متعلق احادیث مبارکہ کو بیان کیا ہے۔ اس کتاب کے پہلے باب کی پہلی فصل میں اعتقادی مسائل کے ذیل میں رضا، توکل، خوف الہی اور رجاء کو بیان کیا ہے۔ دوسری فصل میں اخلاق کے سلوک ایمانیہ کے متعلق اخلاص، استقامت، شکر، محبت اور توبہ کو بیان کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے دوسرے باب کی پہلی فصل میں عبادات کے متعلقہ اخلاقی امور کو بیان کیا گیا ہے۔ جس میں نماز، روزہ، زکوۃ، حج کے مسائل اور اس کے اثرات کو بیاب کیا گیا ہے۔ اس باب کی دوسوری فصل میں تہجد، قیام اللیل اور ذکر فکر کے متعلقہ ابحاث کو بیان کیا گیا ہے۔ تیسرے باب میں انسانی شخیت کے ذاتی اخلاقیات کو بیان کیا گیا ہے۔ اس کی پہلی فصل میں سچائی، صبر، توضع، حیاء اور زہد کا ذکر ہے۔ اس کی دوسری فصل میں ایسے اخلاقی امور کو بیان کیا گیا ہے۔ جن کا تعلق دوسرے انسان کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسے امانت، وفا، حلم ومعاف کرنا، رحمت، کرم۔ اس کے چھوتے باب کی تین

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

فصول ہیں ان میں وہ اخلاقی مسائل کا ذکر ہے جو قرآن سے ثابت اور حضور نبی کریم نے اس پر عمل کر کے دکھایا ہے۔ چوتھے باب کی پہلی فصل میں خاندانی زندگی کے متعلق معاملات کو بیان کیا گیا ہے۔ جس میں نکاح، مہر، نیکی کا فروغ، انصاف رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک، استئذان اور آنکھوں کا شرم و حیاء خیانت ہمسایوں، فقراء و مساکین کے ساتھ حسن سلوک جیسے اخلاقی امور شامل ہیں۔ تیسری فصل میں تجارتی معاملات کے متعلقہ مسائل کو بیان کیا گیا ہے جس میں خاص طور پر خرید و فروخت، قرض رھن، اجارہ، عاریہ اور صلح کے مسائل شامل ہیں۔ پانچویں فصل میں نبوت و امامت کے متعلقہ حقوق و مسائل کو بیان کیا گیا ہے۔ جس میں عصمت، صدق، تبلیغ کے مساے ل و فرائض شامل ہیں۔ سیاست میں شوری کی اخلاقیات، دنیا و آخرت میں مشاورت کے فوائد، مساوات پر ترغیب اور مشاورت کے خصائص، معاملات میں اخلاق، نرمی، ثابت قدمی، عدل و انصاف، قیادت اور جہاد کے متعلقہ اخلاقی مسائل کا ذکر ہے۔

موسوعۃ نظرۃ النعیم فی مکارم الاخلاق الرسول الکریم

یہ بارہ جلدوں پر مشتمل اخلاق کے موضوع پر انسائیکلوپیڈیا ہے۔ جس کو صالح بن عبداللہ بن حمید عبدالرحمن بن محمد عبدالرحمن نے تصنیف کیا ہے۔ یہ حضور بنی کریم کے اخلاق کریمانہ پر مکمل انسائیکلوپیڈیا ہے۔ جس میں ہر موضوع کو بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ ہر موضوع پر پہلے اس کی لغوی، اصطلاحی اور فقہی تعریف کی گئی ہے۔ اس کے بعد اس موضوع پر قرآن و حدیث کی صورت میں واضح کیا گیا ہے۔ اس میں حروف تہجی کے اعتبار سے ہر خلق کریم کو بیان کیا گیا ہے۔ مثلا حرف تاء کے تحت تفریح، تفکر، تقوی، تلاوت قرآن،، تواضع، توبہ توحید، توسط، توکل، توسل، تیسیر اور تیمن کی ابحاث شامل ہیں۔ اسی طرح حرف جیم کے تحت جھاد، جود اور حرف حا کے تحت حجاب، حج و عمرہ، الحزر، حسن خلق، حسن ظن، حسن صمت، حسن المعاشرہ، حسن المعاملہ، حسن الایمان، حق الجار، الحکمت، الحلم، الحیاء کو بیان کیا گیا ہے۔ حرف میم کے تحت مجاہدہ نفس، محاسبہ نفس، صحبت، مدارات، مراقبہ، مودت، معرفت الہی، مواسات، مسولیت کو بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح صفات حسنہ کے بعد صفات مذمومہ کو بھی حروف تہجی کے اعتبار سے بیان کیا ہے۔

اخلاق نبوی و محاسن مصطفی

یہ حضرت مخدوم حسین نوشہ توحید بلخی (844ء) کا فارسی زبان میں ایک انتہائی مختصر رسالہ ہے جس کو اردو زبان میں ڈاکٹر سید شاہ مظفر الدین بلخی فردوسی نے ترجمہ کیا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمانہ پر فارسی زبان میں لکھی جانے والی غالبا یہ پہلی کتاب ہے۔ اس کتاب کے 148 صفحات ہیں، یہ 2021 میں شائع ہوئی۔ اس کتاب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زندگی کے ان گوشوں کو سمیٹ کر یکجا کیا ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلام کے انسانی

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
August 31, 2026

پہلو کا کامل ترین نمونہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلام کی عملی زندگی کے جو نقوش وواقعات پیش کیے گئے ہیں ان سے رسول اللہ صلی اللہ علاہ والہ وسلم کے ساتھ قلبی اور جذباتی وابستگی بڑھتی ہے۔ وہ عناصر ابھر کر سامنے آتے ہیں جو انسانی فطرت کا خاصا ہیں۔

کتاب کے شروع میں مصنف لکھتے ہیں:

یہ رسالہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات واخلاق کی ایک جھلک اور اس کا ادنی حصہ ہے۔ واضح رہے کہ ظاہری طور طریقہ دراصل باطنی اخلاق وصفات کے مطابق ہی اعضاء وجوارح کے حرکات اور اعمال ظاہر ہوتے ہیں۔

امام غزالی فرماتے ہیں:

ومن لم يخشع قلبه لم يخشع جوارحه (20)

جس عاجزی وفروتنی ظاہر نہیں ہوتی اس کا قلب بھی اس کیفیت سے خالی چھوتا ہے۔ جس کا دل آداب نبوت سے آراستہ نہ ہو اور اس کا اخلاق حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے طریقے پر نہ ہو تو وہ انوار الہی کے فیضان سے بھی محروم رہتا ہے۔ کتاب کے شروع میں اخلاق نبوی کا ذکر فرمایا اور بعد میں ہر خلق نبوی کو وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کیا کرتے تھے: چناں چہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا تواضع اور اخلاق ایسا تھا کہ ساری مخلوق خدا متاثر ہوئی۔

1. مسلمان ہو یا کافر اس کی عیادت کرتے۔
2. مسلمانوں کے جنازہ میں برابر شریک ہوتے۔
3. کوئی پڑوسی مسلمان ہو یا کافر آپ اس کی خوشی و غم کا خیال کرتے۔
4. مسلمانوں کو ان کے حسن ایمان واعمال کی وجہ سے واجب التعظیم قرار دیتے۔
5. کوئی کھانے کی دعوت دیتا تو قبول کرتے اور خود بھی سخاوت کرتے (21)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا نہیں کرتے تھے:

1. کسی سے غصہ میں پیش نہ آتے۔
2. غلط کاموں سے مسلمانوں کو دور رکھتے۔
3. جھوٹ اور غیبت نہ کہتے نہ سنتے۔
4. خود کو یا دوسروں کو خجالت کی وجہ سے کسی چیز سے محروم نہ کرتے۔
5. دو لوگوں کے درمیان بے جا مداخلت نہ کرتے۔

غرور تکبر نہ کرتے قتل وغارت گری کو کبھی روا نہ رکھتے، برے القاب کے ساتھ کسی کو نہ پکارتے کسی سے کینہ نہ رکھتے حسد نہ کرتے۔ مخالفت، ظلم و دشمنی کسی کے

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
August 31, 2026

ساتھ نہ کرتے کسی کے مال میں خیانت نہ کرتے۔ حلم وبردباری کے سب سے بڑے پیکر تھے انتہائی دلیر اور میدان جنگ میں بہادر ترین تھے۔ سب سے زیادہ عدل کرنے والے اور سب سے زیادہ معاف کرنے والے تھے۔(22)

اخلاق ناصری

اسلامی اخلاقیات پر فارسی زبان میں نصیر الدین طوسی کی یہ اہم ترین تصنیف ہے۔ یہ کتاب اسلامی اخلاقیات کو یونانی فلسفے، بالخصوص ارسطو اور ابن مسکویہ کی اخلاقی روایت، اور اسلامی دینی فکر کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی ایک نمایاں کوشش ہے۔ نصیر الدین طوسی نے اس کتاب میں فرد، خاندان اور ریاست کو ایک مربوط اخلاقی نظام کے اجزاء کے طور پر پیش کیا ہے۔ اسی وجہ سے یہ کتاب صرف اخلاقیات تک محدود نہیں رہتی بلکہ سماجی فلسفہ، سیاسی نظریات، تربیت نفس، معاشرتی نظم اور انسانی فلاح کے جامع مباحث پر مشتمل ہے۔

اخلاق ناصری کو تین بڑے حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا حصہ فرد کی اخلاقی تربیت، تزکیہ نفس اور کردار سازی سے متعلق ہے۔ طوسی کے نزدیک انسانی سعادت کا انحصار نفس کی اصلاح اور عقل کی رہنمائی پر ہے۔ اس حصے میں درج ذیل اہم موضوعات پر بحث کی گئی ہے۔ نفس انسانی کی ماہیت اور اس کی قوتیں، عقل، شہوت اور غضب کا باہمی توازن، فضائل اربعہ حکمت، شجاعت عفت اور عدالت، اخلاقی اعتدال، سعادت اور کمال انسانی، خواہشات پر قابو اور خود احتسابی اور اخلاقی تربیت اور عادات کی اصلاح۔ طوسی کے نزدیک فضیلت انتہاؤں سے اجتناب اور اعتدال کے اختیار کرنے میں مضمر ہے۔ جو ارسطو کے نظریہ اعتدال کے تناظر میں پیش کیا گیا ہے۔ اس کے دوسرا حصہ خاندان اور گھریلو زندگی کی اخلاقیات سے متعلق ہے۔ طوسی خاندان کو معاشرے کی بنیادی اکائی قرار دیتے ہیں اور اس کی کامیابی کو ریاست کی کامیابی سے جوڑتے ہیں۔ اس حصے میں درج ذیل مباحث شامل ہیں۔ خاندان کی تشکیل اور اس کے مقاصد، ازدواجی تعلقات کے اخلاقی اصول، والدین اور اولاد کے حقوق وفرائض، بچوں کی تعلیم و تربیت، معاشی نظم ونسق، ملازمین اور ماتحت خادموں کے حقوق، گھر کے انتظام میں عدل، اعتدال اور ذمہ داری۔ یہ حصہ اس امر پر زور دیتا ہے کہ ایک متوازن اور اخلاقی خاندان ہی ایک صالح معاشرے کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

اس کا تیسرا حصہ ریاست، حکومت اور معاشرتی نظم سے متعلق ہے۔ طوسی کے نزدیک انسان فطرتاً معاشرتی وجاہت رکھتا ہے، اس لیے اجتماعی زندگی کے لیے عدل، قانون اور اخلاقی قیادت ناگزیر ہیں۔ اس حصے میں درج ذیل موضوعات پر گفتگو کی گئی ہے۔ ریاست کی ضرورت اور اس کا مقصد، حاکم کی صفات، عدل وانصاف کی اہمیت، قانون کی بالادستی، شہریوں کے حقوق اور ذمہ داریاں مشاورت اور نظم حکومت، اجتماعی آزادی، عوام کی فلاح، معاشرتی استحکام اور اخلاقی قیادت۔

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

اخلاق ناصری اسلامی فلسفہ اخلاق کی ارتقائی تاریخ میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔اس میں یونانی فلسفہ،اسلامی دینی تعلیمات اور ایرانی تہذیبی روایات کا ایسا امتزاج ملتا ہے جس نے بعد کی اسلامی روایت پر گہرے اثرات مرتب کیے۔یہ کتاب نہ صرف اخلاقی فلسفے بلکہ سیاسی نظریہ،سماجی تنظیم اور تعلیمی فکر کے مطالعے کے لیے بنیادی ماخذ شمار کی جاتی ہے۔

اس کتاب کا عربی زبان میں ترجمہ الدکتور محمد صادق فضل اللہ نے کیا ہے اس کو دار الھادی،بیروت سے 2008 میں شائع کیا گیا ہے۔

اسلامی اخلاق(فارسی)

اس کتاب کے مصنف حضرت آیۃ اللہ محمد آصف محسنی ہیں اور اس کا اردو زبان میں ترجمہ محمد محسن جعفری نے کیا ہے۔اس کو جامعہ تعلیمات اسلامی پاکستان نے کراچی سے 2021 میں شائع کیا ہے۔اچھے اخلاق اور باطنی پاکیزگی ایک نوجوان کی روح کی ترقی کے حقیقی عوامل میں سے ہیں۔اس سے انسان دنیا میں بھی ترقی کرتا ہے اور اللہ کے نزدیک بھی وہ تقرب حاصل کرتا ہے۔اور آخرت میں بھی اس کو بلند درجات سے نوازا جاتا ہے۔اسلامی اخلاق ناگوار حادثات کے مقابلے میں انسان کے قوے ارادی کو استحکام بخشتے ہیں اور کامیابیوں کے مواقع پر اس کے وقار میں اضافہ کا باعث بنتے ہیں۔الغرض ایک نوجوان کی معاشرتی زندگی میں اخلاق نہایت اہم کردار ادا کرتا ہے۔اچھے اخلاق کے ذریعے انفرادی اور اجتماعی خرابیوں کی اصلاح بھی کی جاسکتی ہے۔اور نوجوان اپنے باطن کو اچھے اخلاق کے ذریعے سنوار سکتا ہے۔یہ کتاب ایک مقدمہ،ایک خاتمہ اور تین ابواب پر مشتمل ہے۔اس کے پہلے باب میں انسان کا اللہ کے ساتھ اخلاق کیسا ہو اس کو واضح کیا گیا ہے۔دوسرے باب میں انسان کا اپنے ساتھ اخلاق کیسا ہو اس کو بیان کیا گیا ہے۔اس کے تیسرے باب میں انسان کا دوسروں کے ساتھ اخلاق کیسا ہو اس کو تفصیل کے ساتھ قرآن وسنت کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔

مقدمہ میں اسلامی اخلاق کی تعریف،اس کے بنیادی عناصر،کوشش اور حرکت،نفس پر اعتماد اور ایمان کی صفات کو بیان کیا گیا ہے۔تہذیب نفس کے محرکات کو بیان کیا گیا ہے یعنی جن امور کے ذریعے اخلاق کی اصلاح اور باطن کی صفائی ممکن ہے ان میں کمال نفس،دنیاوی اجر اور انعام اور دین شامل ہے۔دین اپنے دامن میں تین محرکات رکھتا ہے عذاب جہنم کا خوف جنت اور ثواب کی امید اور رضائے الہی۔(23)

اسلامی اخلاق کی تشکیل دینے والے چار بنیادی عناصر ہیں۔1-محنت اور جدوجہد کرنا،2-نفس پر اعتماد اور اس کی صلاحیتوں سے مدد لینا3-قرآن وسنت سے اخلاق فضائل اخذ کرنا4-توحید اور آخرت پر یقین رکھنا(24)

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

اخلاق در قرآن

اس کتاب کے مصنف استاذ محمد تقی مصباح یزدی ہیں۔اس کی تحقیق محمد حسین الاسکندری نے کی ہے۔یہ کتاب استاذ تقی مصباح یزدی کے قرآن پر دیے گئے دروس کا مجموعہ ہے۔جس کو محمد حسین الاسکندری نے مرتب کیا ہے۔ابتداء میں اخلاق اجتماعی کے متعلق بنیادی باتوں کا ذکر ہے۔دوسری فصل میں اخلاق اجتماعی میں عدل، احسان اور مصالح معنوی اور رعایت اولیت کو قرآن کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔دوسرے حصے میں خاندان، باپ بیٹا،ازدواجی زندگی کے متعلقہ مسائل اور حقوق کو بیان کیا گیا ہے۔چوتھی فصل میں حسن عدالت اور ظلم کے متعلقہ حقوق و مسائل کا ذکر ہے۔اشاعرہ کے نظریہ حسن وقبح پر بھی تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ چھٹی فصل میں اصلاح و فساد کے متعلقہ امور کو ذکر کیا گیا ہے۔ساتویں فصل میں ایفائے عہد اور امانت کے مسائل کو بیان کیا گیا ہے۔آٹھویں فصل میں معاشرتی مسائل کے متعلقہ حقوق و فرائض کو بیان کیا گیا ہے۔نویں فصل میں آداب معاشرت، کھانے کے آداب، مجلس کے آداب نجوی اور غیبت کے مسائل کو بیان کیا گیا ہے۔دسویں فصل میں اموال یعنی لین دین کے متعقلہ اخلاق اسلامی کا ذکر ہے۔گیارھویں فصل میں گفت و شنید کے متعقلہ اخلاقی مسائل کو بیان کیا گیا ہے۔جبکہ بارھویں فصل میں غیر اخلاقی مسائل جن کو اختیار نہ کرنے کا حکم ہے ان کو بیان کیا گیا ہے۔تیرھویں فصل میں مختلف ممالک کے درمیان اخلاقی امور کا ذکر ہے۔جہاد، جنگ، حربی اور غیر حربی مسائل کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔یہ کتاب فارسی زبان میں ہے موسسہ آموزاشی پژوھشی امام خمینی، قم سے 1378 میں پہلی مرتبہ شائع ہوئی ہے۔

خلق خیر الخلائق:

اس کتاب کے مصنف طالب ہاشمی ہیں اس کو طہ پبلیکیشنز نے لاہور سے 2002 میں شائع کیا۔

مصنف نے اس کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے،ایک حصے میں حضور نبی کریم کی صفات اخلاق کے متعلق اڑھائی سو سے زائد ارشادات عربی متن کے ساتھ جمع کیے ہیں جبکہ دوسرے حصے میں مختلف عنوانات کے تحت سیرت نبوی کے بے شمار واقعات بڑے بلیغ انداز میں پیش کئے ہیں۔ان واقعات کا تعلق ہر شعبہ زندگی سے ہے اس طرح یہ کتاب سدا بہار پھولوں کا ایک گلدستہ بن گئی ہے جس کے مطالعہ سے نہ صرف مشام جان معطر ہوتا ہے بلکہ ایمان کو نئی تازگی ملتی ہے۔طالب ہاشمی اپنی کتاب کے شروع میں اخلاق کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ارشاد باری تعالی ہے:

لقد کان لکم رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الآخر و ذکراللہ کثیرا (25)

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

فی الحقیقت تمہارے لئے رسول اللہ کی ذات میں نہایت ہی حسین نمونہ حیات ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ سے ملنے کی اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالی نے امت مسلمہ کے لئے واضح فرمادیا کہ اگران کے لئے کوئی دائمی اور عالمگیر نمونہ عمل ہے تو وہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات گرامی ہے اور زندگی کے ہر شعبے میں ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرت طیبہ سے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ کا سب سے نمایاں پہلو اسوہ حسنہ یا خلق عظیم ہے۔اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

انک لعلی خلق عظیم (26)

اور بے شک آپ عظیم الشان خلق پر قائم ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا:

بعثت لاتمم حسن الاخلاق (27)

میں اس لئے بھجا گیا ہوں کہ میں اخلاقی خوبیوں کو کمال تک پہنچا دوں۔

نوجوان نسل کے کردار کی تشکیل اور تربیت صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب اس معاشرے کا ہر نوجوان اس یقین محکم کے ساتھ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو اپنے لئے مشعل راہ بنائے کہ اس کی سعادت اور نجات اخروی کا انحصار ایسا ہی کرنے پر ہے، یعنی وہ اخلاق حسنہ کو اختیار کرے اور برے اخلاق سے اپنی حفاظت کرے۔

دین میں اخلاق کو جو اہمیت اور درجہ حاصل ہے اس پر اگر ہم نفسیاتی نقطہ نگاہ سے غور کریں تو یقینا اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ اچھے اخلاق کا حامل انسان جہاں آخرت میں سرخرو ہو گا وہاں دنیا میں بھی اس کو سکون قلب میسر ہو گا اور دوسروں کے لئے بھی اس کا وجود باعث رحمت ہو گا۔(28)

اس کتاب میں خاص طور پر درج ذیل اخلاق حسنہ کو بیان کیا گیا ہے:

صدق وراست گوئی، جود وسخا، دیانت وامانت، ایثار، خدمت خلق، مہمان نوازی، احترام انسانیت، حلم و تحمل، دریوزہ گری اور سوال سے نفرت، عفودر گزر، مساوات رحم وکرم، دزمنوں کے لئے خُر کی دعا، غریبوں کے ساتھ شفقت ومحبت، جانوروں پر رحم، پڑ$وسیوں کے ساتھ حسن سلوک، زیر دستوں کے غم گسار، یتیموں کے والی، صلہ رحمی، بچوں پر شفقت، انکسار وتواضع، ایفائے عہد، میانہ روی، یااعتدال، شجاعت، اشاعت علم، زہد وقناعت، ذکرالہی، خشیت الہی، توکل علی اللہ، رقت قلب، حیا، صبر واستقامت، تحائف کا تبادلہ، تحیۃ السلام، خوش کلامی، نرم خوئی، شگفتہ مزاجی، عیادت، تعزیت، مشاورت، عدل وانصاف نظافت پسندی

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
August 31, 2026

ان اخلاق عالیہ کو اختیار کر کے ایک نوجوان نہ صرف اپنی ذاتی زندگی گزار کر قابل رشک بنا سکتا ہے بلکہ معاشرے کا ایک فعال رکن بھی بن سکتا ہے۔

اسلام کا اخلاقی نظام

قاری محمد طیب اس کتاب کے مصنف ہیں۔ یہ کتابچہ دراصل ایک عیسائی پادری کی طرف سے اسلام کے اخلاقی نظام کے متعلق کئے گئے سوالات کا جواب ہے۔ اس میں ایک تو عیسائی نے اسلام کے اخلاقی نظام کے بارے میں چند شبہات کا ذکر کیا جن کا قاری محمد طیب نے مدللانہ جواب دیا۔ پھر اس کا یہ بھی اعتراض تھا کہ اسلام جبری مذہب ہے اخلاقی نہیں۔ آپ نے قرآن و سنت کی روشنی میں اس کے تمام شبہات کا ازالہ کیا۔ اس میں آپ نے اخلاق کے متعلقہ ننانوے اصولوں کو قرآن و سنت سے ثابت کیا۔ عیسائی محقق نے اخلاق کے متعلق دس اصولوں کو بیان کرتے ہوئے اسلام کے اخلاقی اصولوں کی نفی کی جبکہ آپ نے اس بات کا بھی قرآن و سنت کی روشنی میں اس کا جواب دیا۔ آپ نے ننانوے اسمائے الہیہ سے استدلال کیا کہ یہی اللہ تعالی کے اخلاق ہیں جن کا ذکر قرآن مجید میں بھی ہے اور احادیث مبارکہ میں بھی ہے۔ بلکہ بعض روایات میں اس سے بھی زیادہ اسماء کا ذکر ہے۔ آپ نے قرآنی آیات اور احادیث کے حوالہ جات کے ساتھ ان اسماء کو بیان کیا۔ (طیب، قاری محمد، اسلام کا اخلاقی نظام، ادارہ اسلامیات، لاہور، 1978، ص؛52)۔ آپ اخلاق کے اثرات کا تاریخی ادوار سے حوالہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں: اخلاق کی اس تعلیم کے نیچے اگر اسلامی اخلاق کی تاریخ دیکھی جائے تو عمل سے سر مو تفاوت نظر نہ آئے گا کہ اسلام کے یہی وہ پاکیزہ اخلاق ہیں اور ان سے پیدا شدہ پاکیزہ اعمال تھے جن کا نمونہ بن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم دنیا میں تشریف لائے اور اپنے صحابہ کو تربیت دے کر ان اخلاق پر ڈھالا جن کی مخفی قوت سے عرب کے گردوں کش رام ہوئے اور سرکشوں میں اسلام کی روح دوڑ گئی پھر یہ لوگ جہاں بھی پہنچے وہاں چند لوگوں نے ملکوں اور قوموں کو اپنی اخلاقی تلوار سے فتح کر لیا چین میں آٹھ صحابہ تاجر کی حیثیت سے گئے تو آج وہاں مسلمانوں کی تعداد دس کروڑ کے قریب ہے۔ پھر صحابی کی تربیت کے بعد کے لوگ اولیاء امت بن کر ہر دور میں چمکے جنھوں نے اللہ کی مخلوق کو اخلاق کا درس دیا چنانچہ اسلام کے ہر دور میں ہزاروں علماء، حکماء مجسم اخلاق بن کر نمایاں ہوتے رہے جن میں سے ایک فرد ایک ایک امت کی برابر شمار ہوا کہ جہاں بھی بیٹھ گیا اس نے اپنی اخلاقی قوتوں سے خطے کے خطے ایمان و اخلاق سے رنگ دیے۔ یہ کروڑوں انسانوں کے لئے اپنے اخلاق و کردار سے نجات کی راہیں کھول دیں۔ پروفیسر آرنلڈ لکھتا ہے: اسلام صرف ایک خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کو دیکھو تو تنہا ایک ہی کے دست حق پرست پر ننانوے لاکھ انسان مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اور جو تعداد ان کے خلفاء کے ہاتھوں پر ایمان لائی وہ اس کے علاوہ ہے آج ہندوستان میں کروڑوں انسان حلقہ بگوش اسلام نظر آرہے ہیں وہ اخلاق کی تاثیر نہ تھی تو اور کیا تھی ورنہ ان فقیروں کے ہاتھوں تلوار کہاں تھی؟(29)

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

پیغمبر اسلام اور اخلاق حسنہ

اس کتاب کے مصنف حافظ زاہد علی ہیں۔اس کتاب کو راحت پبلشرز نے 2007 میں دوسری مرتبہ لاہور سے شائع کیا۔اس کتاب میں اخلاق کا مفہوم، اہمیت، اخلاق حسنہ کے اثرات، حضور نبی کریم صل اللہ علیہ والہ وسلم کے خلق عظیم کے شواھد جیسے بچوں، غلاموں، جانوروں پر شفقت، پیغمبرانہ جذبہ انتقام کی کیفیت، اخلاق کی شرائط، صدق، تواضع، امانت، ودیانت، صبر و تحمل، ایفائے عہد، زہد و قناعت، حلم و بردباری، جود وسخا، عدل واں صاف، عفو ودر گزر کے متعلقہ اہم اخلاقی صفات کا تذکرہ کیا ہے۔

زاہد علی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

انسان کی عملی سیرت کا نام اخلاق ہے۔کسی مذہب کے بانی کے بارے میں کسی صحیفہ نے اس بات کی شہادت نہیں دی کہ وہ عمل کے لحاظ سے بھی نہایت بلند انسان تھا **۔لیکن رسول اللہ کے بارے میں قرآن نے علی الاعلان کہا اور ہر ایک سے کہا: وانک خلق عظیم اور وان لک لا جرا غیر ممنون ہیں**(30)

قرآن وسنت میں اخلاقیات پر جو کچھ بھی بیان ہوا ہے وہ صرف سرور کائنات علیہ الصلاۃ والسلام کے خلق عظیم کے خدوخال کی مکمل تصویر کشی ہے۔اور اسی لئے آپ کی ذات ستودہ صفات کو امت مسلمہ کے لئے اسوہ حسنہ قرار دیا۔اس آیت کے نزول کے زمانہ کو سامنے رکھتے ہوئے یہ بات یقینی طور پر ثابت ہوتی ہے کہ سرکار دوعالم علیہ الصلاۃ واسلام اپنی بعثت سے قبل ہی صاحب خلق عظیم کے حامل تھے۔

اخلاق رسول (رسول اکرم ﷺ کی ساجہ اور سیاسی زندگی اخلاق کے آئینے میں)

اس کتاب کے مصنف اخلاق حسین قاسمی ہیں یہ مکتبہ رشیدیہ، کراچی سے 1983 میں شائع ہوئی۔اس کتاب میں حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام کی صدق وسچائی، صبر و تحمل، حلم و بردباری، عفوو در گزر، رحم ونرمی، امن پسندی، صلح جوئی، تواضع وانکساری، شرم وحیا، ایفائے عہد، محنت وکسب، خوش طبعی، عدل وانصاف، مسد ساوات واخوت، شجاعت وقوت، مشورہ، اقتصادی خوشحالی، ضبط نفس، یتیم پر شفقت، بیماروں کی تیمارداری، غلاموں کے ساتھ حسن سلوک، جانوروں کے ساتھ اخلاق، دوستوں کے ساتھ بہترین دوست، ازواج مطہرات کے ساتھ اخلاق، عورت کے ساتھ انداز تکلم جیسے امور کو بیان کیا ہے۔اخلاق حسین قاسمی لکھتے ہیں:

اخلاق احساس ایک فطری احساس ہے۔جیسے خالق کائنات نے ہر انسان کی فطرت میں الہام کیا ہے۔انسانی فطرت سچائی، پاس عہد، امانت، رحم وکرم، جیسی صفتوں کو پسند کرتی ہے۔اور ان کے مقابلہ میں ظلم، عہد شکنی، خیانت اور جھوٹ کو ناپسند کرتی ہے۔فطرت انسانی کے پسندیدہ اور محبوب کاموں کا درس دینے اور ان پر خود عمل کرکے دکھانے کے لئے خدا کی طرف سے معلمین اخلاق ہمیشہ آتے رہے، ہر قوم اور ہر ملک میں آتے رہے۔ان معلمین اخلاق میں سب سے آخری معلم حضرت محمد

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

نے ارشاد فرمایا: انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق میں اخلاق حسنہ کی تکمیل کے لئے بھجا گیا ہوں۔ اللہ تعالی نے آپ کے لئے جو سب سے زیادہ پسندیدہ صفت اختیار کی اوراس صفت سے آپ کو یاد کیا وہ صفت خلق عظیم اور رحمۃ للعالمین کی صفت ہے۔

اخلاقیات

اس کتاب میں محترم جاوید احمد غامدی نے اخلاقیات کے متعلق بنیادی مباحث کا ذکر کیا ہے۔ آپ نے کتاب کے آغاز میں لکھا ہے: ایمان کے بعد دین کا اہم ترین مطالبہ تزکیہ اخلاق ہے۔اس کے معنی یہ ہیں کہ انسان خلق اور خالق دونوں سے متعلق اپنے عمل کو پاکیزہ بنائے۔یہی وہ چیز ہے جسے عمل صالح سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ (31)

اس کتاب میں انہوں نے فلسفہ اخلاق کے بنیادی سوالات اور محرکات کو بیان کیا ہے۔ متعدد مقامات پر قرآن مجید کی آیات سے استدلال کرتے ہوئے اخلاق کے بنیادی ابحاث کو بیان کیا ہے۔ فضائل اور رزائل اخلاق کے فرق کو بھی واضح کیا۔ فضائل اخلاق میں انفاق سبیل اللہ پڑوسی، مسافر، اور غلام کے ساتھ حسن سلوک کا ذکر کیا ہے۔ عفت و عصمت، انسانی جان کی حرمت، یتیم کے مال میں خیانت، عہد کی پابندی، ناپ تول میں دیانت، اوہام کی پیروی، ٹوہ میں رھنا، غرور و تکبر، حق سے اعراض، مذاق اڑانا، حسب و نسب پر فخر، طعن و تشنیع، غیبت کے معلقہ ابحاث کو قرآن و سنت سے واضح کیا ہے۔ آخر میں اسلام، ایمان، قنوت، صدق، صبر خشوع، صدقہ، روزہ، ذکر کثیر اور مناجات جیسے فضائل اخلاق کو قرآن وحدیث کی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔

اخلاقیات نبوی ﷺ

اس کتاب کو حکیم محمد سعید نے مرتب کیا ہے۔ یہ اصل میں اخلاقیات نبوی کے متعلق مذاکرہ کا انعقاد کروایا جو ہمدرد فاؤنڈیشن کراچی پریس سے 1982 میں شائع ہوا ۔ ہمدرد فاؤنڈیشن نے ربیع الاول 1402ء میں سیرت کانفرنس کا انعقاد کیا جس کا موضوع اخلاقیات نبوی تھا اس کتاب اخلاقیات نبوی کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ملک کے ممتاز علماء، ماہرین تعلیم، اساتذہ، قانون دان، اور اصحاب قلم نے تمدن و معاشرت، تعلیم و تربیت، عدل و انصاف، معاش اور معاشی نظام، سرمایہ و محنت کے روابط، امن و جنگ اور زندگی کے مختلف میدانوں میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلام کی اخلاقی تعلیمات پر اپنے وسیع مطالعے کی روشنی میں موجودہ حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے بحث کی ہے۔ مقالات میں نظام معاشرت پر مولانا محمد مالک کاندھلوی، نظام تمدن و مدنیت پر مولانا محمد سعید، اسلامی نظام عدل وانصاف پر ڈاکٹر سید محمد حیدر، تربیت فرد کا نبوی طریق پر ڈاکٹر خالد علوی، عہد نبوی کا نظام تعلیم و تربیت پر ڈاکٹر محمد یوسف گورایہ، اسوہ رحمۃ للعالمین خلقؐ عظیم اسلامی نظام عدل

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

کا نفاذ — مشکلات اوران کا حل سید محمد متین ہاشمی، محنت کا ضابطہ اخلاق سیرت نبوی کی روشنی میں مولانا عبدالقدوس ہاشمی، اسلامی تعلیمات اور تربیت اساتذہ پر پروفیسر اسماعیل سیٹھی، نظام تعلیم وتربیت اخلاق نبوی کی روشنی میں ڈاکٹر سید معصوم علی ترمذی، سیرت محمدی کا معاشی پہلو، مولانا محمد طاسین، رسول اللہ کی معاشی اصلاحات پر مولانا عبدالقدوس ہاشمی، تزئین اخلاق میں تعلیم وتربیت کا اہتمام پر الحاج کفایت اللہ، اخلاقی تحریک کیوں اور کیسے پر پروفیسر رحیم بخش شاہین، اخلاق: نبوت سے اکتساب فیض کی شرط اور علامت پر پروفیسر احمد یار، میدان جنگ اور اخلاق نبوی پر بریگیڈیئر احمد، معلم اور تعمیر کردار سیرت طیبہ کی روشنی میں ڈاکٹر برہان احمد فاروقی، اخلاقی تعلیمات رسول اکرم پر پروفیسر اکرام الرحمن، اخلاق نبوی کی روشنی میں اسلام کا سیاسی مزاج ایس ایم ظفر، آجر اور اجیر اخلاقیات نبوی کی روشنی میں روابط از ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی، اسلامی تعلیم وتربیت کی خصوصیات قاضی مجیب الرحمن، حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلام کا عطا کردہ نظام تعلیم وتربیت از محمد صلاح الدین، اخلاقی انحطاط کا حقیقی سبب مولانا غلام مصطفی قاسمی نے گراں قدر مقالات پیش کیے۔

مقالات سیرت: معاشرے کی اخلاقیات، اصلاح اور تربیت

وزارت مذہبی امور وبین الاقوامی بین المذاہب ہم آہنگی حکومت پاکستان کے زیر اہتمام 2022 میں اسلام آباد میں بین الاقوامی سیرت کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ اس کانفرنس میں جن اہم ماہرین تعلیم، اساتذہ نے مقالات پیش کیے ان میں ڈاکٹر سعید الحق جدون نے اپنے مقالہ میں احترام انسانیت کی نبوی تربیت اور ہتک انسانی کے معاصر رویے، آبادکاری کے سماجی مسائل کا اخلاقی پہلو اور تعلیمات نبوی، غیر مسلموں کے ساتھ حسن سلوک اور تعلیمات نبوی، خصوصی افراد کے ساتھ اخلاقی رویے اور نبوی تعلیمات، عام شہریوں اور بچوں سے نرمی اور شفقت نبوی، خواتین کے ساتھ سوسائٹی کے اخلاقی رویے اور تعلیمات نبوی، حیوانات سے وحشیانہ سلوک کا سماجی تصور اور تعلیمات نبوی، صبر وتحمل، برداشت، عفو ودرگزر کا نبوی معیار اخلاق، فتنہ وفساد سے اجتناب کے حوالے سے حضور نبی کریم کی موثر حکمت عملی، زبانی اخلاقیات اور نبوی طرز عمل جیسے امور پر مختلف مقالہ نگاران نے اپنے تحقیقی مقالے پیش کیے۔ ڈاکٹر حافظ محمد سعد اللہ نے معاشرے کی اخلاقیات، اصلاح و تربیت سیرت نبوی کی روشنی میں معاشرتی زندگی، اسلام کی معاشرتی اخلاقیات کی تعلیم میں ضرورت، معاشرتی بگاڑ اور اصلاح وتربیت کی ضرورت، چند معاشرتی خرابیاں اور قومی لیڈرشپ کے موضوع پر سیر حاصل گفتگو کی۔ کم وبیش تیس کے قریب مقالہ نگاران نے معاشرے کی اخلاقیات، اصلاح وتربیت سیرت نبوی کی روشنی میں مقالات پیش کئے جن کے مطالعہ سے ہر نوجوان اپنی انفرادی، معاشرتی، اور اخلاقی زندگی کو سنوار سکتا ہے۔

ڈاکٹر سید محمد طاہر شاہ اپنے مقالے میں فرماتے ہیں:

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
August 31, 2026

آپ نے اپنے اخلاق کو بطور نمونہ پیش فرما کرامت کے اخلاق کی اساس کے مطابق اصلاح ودرستگی پر بہت زور دیا اس اصلاح کی روشنی میں دیکھیں تو پتا چلتا ہے کہ ضابطہ اخلاق انسان کی تین حالتوں پر مشتمل ہے۔ طبعی حالت، اخلاقی حالت اور روحانی حالت طبعی حالت سے مراد اخلاق کے شعبوں میں سے ایک ادنی اور ابتدائی شعبہ ہے ۔کسی قوم کی ترقی کا پہلا زینہ طبعی حالت کی اصلاح ہے۔اخلاق کے اس شعبہ کو ادب کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔اخلاقی حالت سے مراد خلق نفس میں ایک ایسی راسخ ہیئت کا نام ہے جس سے افعال باآسانی صادر ہوں اگر اس ہیئت سے صادر ہونے والے افعال شرعا عمدہ ہوں تو اسے خوش خلقی کہا جائے گا۔اس طرح اخلاق کو دو اقسام میں تقسیم کیا جائے گا، اخلاق حسنہ، اخلاق شنیعہ۔اخلاق حسنہ کی اساس حسب ذیل چار امور ہیں ہمت، شجاعت، عفت اور عدل، اخلاق کی دوسری قسم اخلاق شنیعہ ہے اس سے مراد وہ اخلاق وافعال ہیں جو صفات الہیہ کی مقتضیات کے خلاف ہوں۔یہ اخلاق معاشرے کا بگاڑ اور فساد کا موجب ہیں۔ان اخلاق شنیعہ کا سرچشمہ بھی چار صفات ہیں انہی چار مصادر اور منابع سے اخلاق شنیعہ صادر ہوتے ہیں۔وہ یہ ہیں جہل، ظلم، شہوت اور غضب۔اسلامی تعلیمات میں اور حضور نبی کریم کی سیرت میں ان اخلاق حسنہ کو اختیار کرنے کی تلقین کی گئی ہے جبکہ برے اخلاق کے نقصانات اور عواقب وانجام کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا تاکہ ان سے بچا جاسکے۔اخلاق کا تیسرا حصہ انسان کی روحانی حالت ہے۔جو کہ قلبی اخلاق سے موسوم ہے۔تعلیمات نبوی کے مطابق صرف ظاہری اعمال سے ہی تعلق نہیں رکھتے بلکہ دل کی پاکیزگی ہی ضابطہ اخلاق کی اساس ہے۔کیوں کہ اعمال کا سرچشمہ دل ہے۔حدیث مبارکہ میں اس مفہوم کو یوں واضح فرمایا:

اعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً، إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ(متفق عليه)

یعنی جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے جب وہ درست ہو جائے تو سارا جسم درست ہو جاتا ہے۔اور جب وہ بگڑ جائے تو سارا جسم درست ہو جاتا ہے خبر دار ہو دل ہے۔

اسلام نے جہاں دل کی پاکیزگی کو ہی ضابطہ اخلاق کی عمارت وبنیاد قرار دیا ہے وہاں نفسانی حالت درست کرنے اور دل کی پاکیزگی کو حاصل کرنے کے اصول بھی بیان فرمائے ہیں۔جن پر عمل کر کے ایک نوجوان دل کی پاکیزگی حاصل کر سکتا ہے اور اپنے اخلاق کو درست کر سکتا ہے۔(32)

حاصلات

1. خلق نفس میں ایک ایسی راسخ ہیئت کا نام ہے جس سے افعال باآسانی صادر ہوں اگر اس ہیئت سے صادر ہونے والے افعال شرعا عمدہ ہوں تو اسے خوش خلقی کہا جائے گا۔
2. اخلاق کو دو اقسام میں تقسیم کیا جائے گا، اخلاق حسنہ، اخلاق شنیعہ۔اخلاق حسنہ کی اساس حسب ذیل چار امور ہیں ہمت، شجاعت، عفت اور عدل، اخلاق کی دوسری قسم اخلاق شنیعہ ہے اس سے مراد وہ اخلاق وافعال ہیں جو صفات الہیہ کی مقتضیات کے خلاف ہوں۔

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

3. جس طرح باطنی صورت کے اخلاق ہیں اسی طرح ظاہری صورت کے بھی اخلاق ہیں ظاہری صورت کے اخلاق اس وقت تک نہیں بدل سکتے جب تک باطنی صورت میں تغیر واقع نہیں ہو جاتا۔
4. کوئی بھی نوجوان اپنے اخلاق کو سنوارے بغیر معاشرے میں وہ کامیاب زندگی گزارنے کا خواب نہیں دیکھ سکتا۔
5. مذکورہ کتب کے عمیق مطالعے سے نوجوان نسل کے لئے ایک بہترین ضابطہ اخلاق کا ماڈل تیار کیا جا سکتا ہے۔

حوالہ جات

کتابیات

1. القرآن الكريم.
2. الراغب الأصفهاني، أبو القاسم الحسين بن محمد. المفردات في غريب القرآن. تحقيق: صفوان عدنان الداودي. دمشق: دار القلم؛ بيروت: الدار الشامية، 1412۔
3. الرازي، فخر الدين محمد بن عمر. التفسير الكبير (مفاتيح الغيب). لاهور: مكتبة العلوم الإسلاميه۔
4. الغزالي، أبو حامد محمد بن محمد. إحياء علوم الدين. دمشق، بيروت: دار الخير، الطبعة الرابعة، 1997ء۔
5. محمد طفیل (مرتب). نقوش: رسول نمبر. لاہور: ادارۂ فروغِ اردو (نقوش)، 1985ء۔
6. الجرجاني، علي بن محمد الشريف. التعريفات. بيروت: دار الكتاب العربي، 2002ء۔
7. ابن منظور، أبو الفضل جمال الدين محمد بن مكرم. لسان العرب. بيروت: دار صادر، الطبعة الثالثة، 1414۔
8. ابن حبان، أبو حاتم محمد بن حبان البستي. الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان. ترتيب: علاء الدين علي بن بلبان، تحقيق: شعيب الأرناؤوط. بيروت: مؤسسة الرسالة، 1408ھ-/1988ء۔
9. الماوردي، أبو الحسن علي بن محمد. تسهيل النظر وتعجيل الظفر في أخلاق الملك وسياسة الملك. تحقيق: محيي هلال السرحان. بيروت: دار النهضة العربية، 1401ھ-/1981ء۔
10. دهلوي، سيد أحمد. فرهنگ آصفية. لاهور: مكتبة حسن۔
11. نعمانی، علامہ شبلی، وسید سلیمان ندوی. سیرۃ النبی. لاہور: الفیصل ناشران۔
12. محسنی، محمد آصف. اسلامی اخلاق. کراچی: جامعہ تعلیماتِ اسلامی پاکستان، اشاعت دوم، 2021ء۔
13. شبر، عبد الله. الأخلاق. بيروت: دار المرتضى، الطبعة الرابعة، 2004ء۔
14. ہاشمی، طالب. خلقِ خیر الخلائق. لاہور: طہٰ پبلیکیشنز، 2002ء۔
15. أحمد بن حنبل، أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني. المسند. تحقيق: شعيب الأرناؤوط وآخرون. بيروت: مؤسسة الرسالة، 2001ء۔
16. بلخی، مخدوم حسین نوشہ توحید. اخلاق نبوی ومحاسن مصطفٰی. لاہور: ورلڈ ویو پبلشرز، 2021ء۔
17. الغزالي، أبو حامد محمد بن محمد. إحياء علوم الدين. دمشق، بيروت: دار الخير، الطبعة الرابعة، 1997ء۔
18. محسنی، محمد آصف. اسلامی اخلاق. کراچی: جامعہ تعلیماتِ اسلامی پاکستان، اشاعت دوم، 2021ء۔
19. المختاري، علي. الأخلاق في الأحاديث المشتركة بين السنة والشيعة. قم: مركز التحقيقات والدراسات العلمية، المجمع العالمي للتقريب بين المذاهب الإسلامية، 2005ء۔
20. الفقيه، الدكتور الشيخ شبهة. الأخلاق بين جدلية الدين والفلسفة عند صدر الدين الشيرازي. بيروت: دار الهادي، 2009ء۔
21. الفقيه، الدكتور الشيخ شبهة. الأخلاق بين جدلية الدين والفلسفة عند صدر الدين الشيرازي. بيروت، لبنان: دار الهادي، 2009ء۔
22. الهاشمي، عبد المنعم. الحنين إلى أخلاق المسلمين. القاهرة: مكتبة المنار الإسلامية، 2004ء۔
23. الناصري، محمد. العلاقة مع الآخر في ضوء الأخلاق القرآنية. بيروت، لبنان: دار الهادي، 2009ء۔
24. مصباح يزدي، محمد تقي. أخلاق در قرآن. قم: مؤسسة آموزشي وپژوهشي الإمام الخميني، 1378۔
25. الطبرسي، رضي الدين الحسن بن الفضل. مكارم الأخلاق. قم: انتشارات صبح پيروزي، الطبعة الثالثة، 1392۔
26. أبو الشيخ الأصبهاني، عبد الله بن محمد بن جعفر. أخلاق النبي وآدابه. الرياض: دار التوحيد للنشر، 2017ء۔
27. طیب، قاری محمد. اسلام کا اخلاقی نظام. لاہور: ادارۂ اسلامیات، 1978ء۔

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

28. زاہد علی، حافظ. پیغمبر اسلام اور اخلاقِ حسنہ. لاہور: راحت پبلشرز، 2007ء۔
29. قاسمی، اخلاق حسین. اخلاقِ رسول (رسول اکرم ﷺ کی سماجی اور سیاسی زندگی اخلاق کے آئینے میں). کراچی: مکتبہ رشیدیہ، 1985ء۔
30. سعید، عبدالستار فتح اللہ. أخلاق النبي في القرآن والسنة. بیروت: دار الغرب الإسلامی، 1999ء۔
31. الحمید، صالح بن عبداللہ بن حمید، وعبدالرحمن بن محمد بن عبدالرحمن آل الشیخ وآخرون. موسوعة نضرة النعیم في مکارم أخلاق الرسول الکریم. جدة: دار الوسیلة للنشر والتوزیع۔
32. غامدی، جاوید احمد. اخلاقیات. لاہور: جہانگیر بک ڈپو، اشاعت دوم، 2006ء۔
33. سعید، حکیم محمد. اخلاقیات نبوی. کراچی: ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان، 1982ء۔
34. مقالاتِ سیرت: معاشرے کی اخلاقیات، اصلاح اور تربیت. اسلام آباد: وزارتِ مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی، حکومتِ پاکستان، 2022ء۔

(1) الراغب الأصفهاني، أبوالقاسم الحسين بن محمد، المفردات في غريب القرآن، تحقيق: صفوان عدنان الداودي (دمشق: دار القلم؛ بيروت: الدار الشامية، 1412ھ)، ص:297۔
(2) الراغب الأصفهاني، أبوالقاسم الحسين بن محمد، المفردات في غريب القرآن، تحقيق: صفوان عدنان الداودي (دمشق: دار القلم؛ بيروت: الدار الشامية، 1412ھ)۔
(3) الرازي، فخر الدين محمد بن عمر، التفسير الكبير (مفاتيح الغيب) (لاہور: مکتبہ علوم اسلامیہ)۔
(4) الغزالي، أبو حامد محمد بن محمد، إحياء علوم الدين (دمشق، بيروت: دار الخير، الطبعة الرابعة، 1997ء)۔
(5) محمد طفیل، مرتب، نقوش: رسول نمبر (لاہور: ادارۂ فروغِ اردو، 1985ء)، ج:4، ص:242۔
(6) الجرجاني، علي بن محمد الشريف، التعريفات (بيروت: دار الكتاب العربي، 2002ء)۔
(7) ابن منظور، أبوالفضل جمال الدين محمد بن مكرم، لسان العرب (بيروت: دار صادر، الطبعة الثالثة، 1414ھ)، ج:10، ص:85۔
(8) ابن حبان، أبو حاتم محمد بن حبان البستي، الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، ترتيب: علاء الدين علي بن بلبان، تحقيق: شعيب الأرناؤوط (بيروت: مؤسسة الرسالة، 1408ھ/1988ء)، ج:3، ص:239، حديث رقم:959۔
(9) الماوردي، أبوالحسن علي بن محمد، تسهيل النظر وتعجيل الظفر في أخلاق الملك وسياسة الملك، تحقيق: محيي هلال السرحان (بيروت: دار النهضة العربية، 1401ھ/1981ء)، ص:5۔
(10) دهلوي، سيد أحمد، فرهنگ آصفية (لاہور: مكتبة حسن)، ص:128۔
(11) ندوی، علامہ شبلی، وسید سلیمان ندوی، سیرۃ النبی (لاہور: الفیصل ناشران)، ج:6، ص:45۔
(12) محسنی، محمد آصف، اسلامی اخلاق (کراچی: جامعہ تعلیماتِ اسلامی پاکستان، اشاعت دوم، 2021ء)، ص:13۔
(13) محسنی، اسلامی اخلاق، ص:14۔
(14) محسنی، اسلامی اخلاق، ص:14۔
(15) شبر، عبدالله، الأخلاق (بيروت: دار المرتضى، الطبعة الرابعة، 2004ء)، ص:27۔
(16) شبر، عبدالله، الأخلاق (بيروت: دار المرتضى، الطبعة الرابعة، 2004ء)، ص:26۔
(17) شبر، عبدالله، الأخلاق (بيروت: دار المرتضى، الطبعة الرابعة، 2004ء)، ص:336۔
(18) الهاشمي، عبدالمنعم، الحنين إلى أخلاق المسلمين (القاهرة: مكتبة منار الإسلامية، 2004ء)، ص:12۔
(19) أبوالشيخ الأصبهاني، عبدالله بن محمد بن جعفر، أخلاق النبي وآدابه، تحقيق: صالح بن محمد الونيان (الرياض: دار المسلم للنشر والتوزيع، الطبعة الأولى، 1998ء)، ج:1، ص:43۔
(20) الغزالي، أبو حامد محمد بن محمد، إحياء علوم الدين (دمشق، بيروت: دار الخير، الطبعة الرابعة، 1997ء)، ج:1، ص:837.۔
(21) ابن الحاج، محمد بن محمد العبدري الفاسي، المدخل (القاهرة: دار التراث، د.ط.)، ج:2، ص:227۔
(22) بلخی، مخدوم حسین نوشہ توحید، اخلاق نبوی و محاسن مصطفیٰ (لاہور: ورلڈ ویو پبلشرز، 2021ء)، ص:56-57۔
(23) محسنی، محمد آصف، اسلامی اخلاق (کراچی: جامعہ تعلیماتِ اسلامی پاکستان، اشاعت دوم، 2021ء)، ص:25۔
(24) محسنی، اسلامی اخلاق، ص:37۔
(25) القرآن الکریم، سورۃ الأحزاب، 33:21۔
(26) القرآن الکریم، سورۃ القلم، 68:4۔
(27) أحمد بن حنبل، المسند، تحقيق: شعيب الأرناؤوط وآخرون (بيروت: مؤسسة الرسالة، 2001ء)، حديث رقم:8952۔
(28) ہاشمی، طالب، خلقِ خیر الخلائق (لاہور: طہٰ پبلیکیشنز)، ص:26۔
(29) طیب، اسلام کا اخلاقی نظام (لاہور: ادارۂ اسلامیات)، ص:63-64۔
(30) زاہد علی، پیغمبرانہ اخلاق اور اخلاقِ حسنہ (لاہور: راحت پبلشرز)، ص:36۔
(31) غامدی، اخلاقیات (لاہور: جہانگیر بک ڈپو، اشاعت دوم، 2006ء)، ص:9۔
(32) طاہر شاہ، ڈاکٹر سید محمد، "معاشرے کی اخلاقیات"، اصلاح و تربیت: سیرتِ نبوی کی روشنی میں، مقالاتِ سیرت (اسلام آباد: وزارتِ مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی، 2022ء)، ص:161-162۔

CC BY